السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تحریق احادیث کے واقعات حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ روایۃ اور درایۃ کیا حیثیت ہے؟۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرت ابوبکر سے منسوب واقعہ کو امام حاکم نے اپنی سند سے اس طرح روایت کیا ہے ("مسند الصدیق رضی اللہ عنہ "قال الحافظ عماد الدین بن کثیر فی مسند الصدیق قال : الحاکم أبو عبد اللہ النیسابوري حدثنا بکر بن محمد الصریفینی بمرو حدثنا موسی بن حماد ثنا المفضل ابن غسان ثنا علی بن صالح حدثنا موسی بن عبد اللہ بن حسن بن حسن عن إبراہیم بن عمرو بن عبید اللہ التیمی حدثنا القاسم بن محمد قال : قالت عائشة: جمع أبی الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکانت خمسمائة حدیث، فبات لیلة یتقلب کثیرا، قالت : فغمنی فقلت تتقلب لشکوی أو لشیء بلغک ؟ فلما أصبح قال : أي بنیة ہلمی الأحادیث التی عندک فجئته بہا فدعا بنار فأحرقہا وقال : خشیت أن أموت وہی عندک فیکون فیہا أحادیث عن رجل ائتمنه ووثقت بہ ولم یکن کما حدثنی فأکون قد تقلدت ذلک (کنز العمال 1/5)

اس روایت کی سند میں ایک راوی علی بن صالح المدنی واقع ہیں۔ جن پر اس روایت کا مدار ہے، اور وہ مستور اور غیر معروف الحال ہیں۔ (قال بن کثیر : علی بن صالح لایعرف انتہی وقال فی التحریر وشرحہ ومثلہ ای الفاسق المستور وہو من لم تعرف عدالتہ ولافسقہ فی القول الصحیح فلایکون خبرہ حجة حتی تطہر عدالتہ)

معلوم ہوا کہ یہ واقعہ روایۃ ناقابل اعتماد ہے اور اگر بالفرض صحیح بھی ہو، ان لوگوں کے لئے جو حدیث کو حجت و دین نہیں مانتے کچھ مفید نہیں۔ تحریق کی وجہ حضرت صدیق اکبر نے خود ہی بیان فرما دی ہے (وہی خشیة ان یکون الذی حدثہ وہم فکرہ تقلد ذلک) تحریق کی وجہ یہ نہیں تھی کہ خارجیوں کی طرف وہ حدیث کو حجت شرعی نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ ان کو اس مجموعہ پر اطمینان واعتماد نہیں تھا اس لئے اس کا باقی رکھنا۔۔۔۔۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب واقعہ طبقات 5/177 ابن سعد میں بایں لفظ مروی ہے (قال القاسم بن محمد : ان الاحادیث کثرت علی عہد عمر بن الخطاب فانشد الناس ان یاتوہ بہا فلما اتوہ بہا امر بتحریقھا

یہ حکایت بھی ناقابل التفات ہے۔ قاسم بن محمد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہی نہیں۔ ان کی پیدائش 36 ھ میں ہوئی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ 23 ھ میں شہید کیئے گئے۔ اس طرح قاسم بن محمد حضرت عمر کی شہادت کے 13 برس بعد عالم وجود میں آئے، پس یہ حکایت سلسلہ سند کے نقطاع یعنی ارسال کی وجہ سے مردود و نامقبول ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب جامع الاشتات والمتفرقات

صفحہ نمبر 525

محدث فتویٰ